Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۸ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۲۴ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دِل میں سرسری طور پر اگر گناہ کے خیالات پیدا ہوں تو اُن پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے

لیکن ان خیالات کو اگر دل میں جگہ دیجائے اور ان پر عمل کرنے کا ارادہ کیا جائے تو پھر یہ ضرور قابلِ مؤاخذہ ہیں

"دل میں جو خطرات اور سرسری خیالات گذر جاتے ہیں اُن کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گذر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہیئے تو پھر یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے اور اس کے لئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے تو یہ گناہ قابلِ مؤاخذہ لکھا جاتا ہے۔ یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہونگے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا۔ نقب زنی نہیں کی یا اور اس قسم کے بڑے بڑے گناہ نہیں کئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اُسکو رنج نہیں پہنچایا۔ یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی؟ یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا؟ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہونگے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہوں۔ ورنہ کثرت سے ایسے لوگ ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت انکی مجلسوں میں دُوسروں کا شکوہ شکایت ہوتا رہتا ہے اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دُکھ دیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۲ر تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سردرد اور کمزوری کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر آپکو سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولانا محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے والد چوہدری غلام احمد صاحب چند روز سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت سے موصوف کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مبارک احمد طاہر بی۔اے ٹیچر ٹی۔آئی۔ ہائی سکول ربوہ)

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ گیمبیا آج (۲۳ر فروری) شام بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب اپنے مجاہد بھائی کے خیر مقدم کیلئے اسٹیشن پر تشریف لے جائیں۔
(وکالت تبشیر)

ہر جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم کی جائے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"میں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کیلئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ء)
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی ڈاکٹر توجہ فرمائیں

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کو اپنوں اور غیروں میں غیر معمولی مقبولیت دی ہے۔ نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں ۱۴ ڈاکٹروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ

ان ڈاکٹروں کے کام کے شاندار نتائج کو دیکھتے ہوئے افریقہ سے مزید ڈاکٹروں کا مطالبہ بڑی شدت سے ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ اب وہاں ایسے ڈاکٹر بھجوائے جائیں جو ایم۔بی،بی۔ایس ہونیکے علاوہ سرجری کا کچھ تجربہ بھی رکھتے ہوں۔

پس ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جہاں بھی ہوں (اندرون پاکستان یا بیرون پاکستان) وہ اپنے کوائف سے فوراً ہمیں اطلاع دیں۔ بیرون پاکستان رہنے والے ڈاکٹروں کے رشتہ دار ہمیں اُن کے ایڈریس بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

مورخہ ۲۴ر تبلیغ ۱۳۵۱ہش

قبولیتِ دُعا کی بعض قرآنی مثالیں!

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآنِ مجید کی متعدد آیات کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتِ کاملہ کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا اور انہیں قبول فرماتا ہے اور اِسی قبولیت کے نتیجہ میں وہ انہیں ان کی مرادات عطا کرتا ہے۔ اِس امر کے ثبوت میں کہ دُعا ایک زبردست طاقت ہے اور حقیقی مومن کا دعا ہی سب سے کارگر ہتھیار ہے، اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیاء کی دُعاؤں اور اُن کی قبولیت کا بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے اور اِس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ مومنوں کو بھی چاہیئے کہ وہ پوری عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور دُعائیں کرنے کو اپنا شعار بنائیں اور اِس طرح اُس کے فضل اور رحمت اور قربت کے مورد بنیں اور اُس کی تائید و نصرت حاصل کر کے دنیا میں فائز المرام ہوں۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور بشری تقاضے کے تحت حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا سے ایک لغزش سرزد ہُوئی تو تلافیٔ مافات کے طور پر اللہ تعالیٰ نے خود انہیں ایک دُعا سکھائی اور پھر اسے قبول فرما کر انہیں سُرخروئی اور کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ وہ دُعا یہ ہے کہ:-

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور اگر تُو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

(الاعراف رکوع ۲ آیت ۲۴)

اِس دُعا کو قبول فرماتے ہُوئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونے کے سلسلہ میں جن تفصیلی ہدایات سے نوازا، سُورۂ اعراف کے رکوع ۲ کی بقیہ آیات ان ہدایات پر ہی مشتمل ہیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ابتداء ہی میں دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بننے کی تعلیم دے کر دُعا کی اہمیت اور اِس کے عظیم الشان ثمرات کو اُن کے ذہن نشین کرایا۔

اِس کے بعد قرآنِ مجید میں حضرت نُوح علیہ السلام کی دُعا اور اِس کی قبولیت کا ذکر آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"(اور یاد کرو) نوح کو جب اُس نے اِس (یعنی ابراہیمؑ کے واقعہ) سے پہلے ہم کو پکارا اور ہم نے اُس کی دُعا سُنی۔ پس ہم نے اُس کو بھی اور اُس کے اہل کو بھی ایک بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔" (الانبیاء آیت ۷۷)

اِسی طرح سورۂ بقرہ کی آیات ۱۲۵ تا ۱۳۰ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُن عظیم الشان دُعاؤں اور ان کی قبولیت کا بڑی تفصیل سے ذکر آتا ہے جو انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں۔ ان دعاؤں میں یہ دُعا بھی شامل تھی کہ:-

"اے ہمارے رب! (تیرے حضور میں ہماری یہ بھی التجا ہے کہ) تُو انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سُنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تُو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔" (البقرہ آیت ۱۳۰)

چنانچہ مکّہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ اِس دُعا کی قبولیت پر شاہد ناطق ہے۔

پھر قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یُوسف علیہ السلام کی دُعا اور اِس کی قبولیت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جب عزیزِ مصر کی بیوی اور اُس کی ساتھی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک زبردست ابتلاء میں ڈالنا چاہا تو آپ نے اُس ابتلاء سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جو دُعا مانگی اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اُس نے (یعنی یوسفؑ نے دُعا کرتے ہوئے) کہا کہ اے میرے رب! جس بات کی طرف وہ مجھے بُلاتی ہیں اس کی نسبت قید خانہ میں جانا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر ان کی تدبیر (کے بدنتیجہ) کو تُو مجھ سے نہیں ہٹائے گا تو مَیں اُن کی طرف جُھک جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پس اُس کے رب نے اُس کی دُعا سُن لی اور اُنکی تدبیر (کے بدنتیجہ) کو اُس سے ہٹا دیا۔ یقیناً وہی ہے جو بہت ہی (دُعائیں) سُننے والا (اور لوگوں کے حالات کو) خُوب جاننے والا ہے۔" (یوسف آیات ۳۴، ۳۵)

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء میں علی الترتیب حضرت ایوبؑ، حضرت یونسؑ اور حضرت زکریا علیہم السلام کی دُعاؤں اور انکی قبولیت کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱) چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اور (تُو) ایوب کو بھی یاد کر جب اُس نے اپنے رب کو پُکار کر کہا کہ میری حالت یہ ہے کہ مجھے تکلیف نے آپکڑا ہے اور اے خدا! تُو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ پس ہم نے اُس کی دُعا سُنی اور جو تکلیف اُس کو پہنچی ہوئی تھی اُسے دُور کر دیا اور اس کو اُس کے اہل و عیال بھی دیئے اور ان کے سوا اپنی طرف سے رحم کرتے ہوئے اَور بھی دیئے اور ہم نے اِس واقع کو عبادت گزاروں کیلئے نصیحت کا موجب بنایا ہے۔"

(الانبیاء آیت ۸۵)

(۲) اور حضرت یونسؑ کی دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"پس مصائب میں اُس (یعنی یونسؑ) نے ہمیں پکارا اور کہا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے۔ مَیں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔ پس ہم نے اُسکی دُعا کو سُنا اور غم سے اسے نجات دی اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔" (الانبیاء آیت ۸۹)

(۳) اور اِسی طرح حضرت زکریاؑ کی دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اور زکریاؑ کو بھی یاد کر جب اُس نے اپنے رب کو پُکارا تھا اور کہا تھا کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو وارث ہونے والوں میں سے سب سے بہتر ہے اور ہم نے اُسکی دُعا کو سُنا اور اُسکو یحییٰ عطا کیا اور اُسکی بیوی کو اُسکی خاطر تندرست کیا۔" (الانبیاء آیت ۹۱)

مزید برآں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک دعا (جو آپ نے اپنے حواریوں کے کہنے پر مانگی) اور اسکی قبولیت کا بھی قرآنِ مجید میں ذکر آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دُعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"(اِس پر) عیسیٰ ابن مریم نے کہا۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اُتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصہ کیلئے بھی عید کا موجب ہو اور آخری حصہ کیلئے بھی عید کا موجب ہو اور تیری طرف سے ایک نشان ہو اور تُو اپنے پاس سے ہم کو رزق دے اور تُو سب رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا مَیں ایسا مائدہ یقیناً تم پر نازل کروں گا۔ پس جو کوئی بھی تم میں سے اسکے نازل ہونے کے بعد ناشکری کرے گا تو مَیں اس کو ایسا عذاب دُونگا کہ دُنیا میں سے کسی اَور قوم کو ایسا عذاب نہ دُونگا۔" (المائدہ آیات ۱۱۵، ۱۱۶)

آخر میں اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی دُعاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک قائم رہنے والی اکمل ترین شریعت کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے اِس لئے آپ نے دُعا کی اہمیت اور اسکی عظیم الشان برکات کو خود اپنے عمل سے جس بے مثال طریق سے دنیا پر آشکار فرمایا اسکی مثال نہیں ملتی۔ آپؐ کا کوئی لمحہ بھی دُعا سے خالی نہ ہوتا تھا آپؐ ہر لمحہ اور ہر آن دُعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ آپؐ کی ہر لمحہ اور ہر آن جاری رہنے والی دُعائیں ہی تو تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۶۳) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی بعض خاص دُعاؤں اور انکی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت کے نازل ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی بعض مخصوص دُعاؤں اور ان کی قبولیت کا ذِکر کرتے ہُوئے فرماتا ہے:-

"(اور اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب تم اپنے رب سے التجائیں کرتے تھے۔ اس پر تمہارے رب نے تمہاری دُعاؤں کو سُنا (اور کہا کہ) مَیں تمہاری مدد ہزاروں فرشتوں سے کروں گا جن کا لشکر کے بعد لشکر بڑھ رہا ہوگا۔" (الانفال آیت ۱۰)

انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی یہ دُعائیں ہم نے بطور مثال یہاں درج کی ہیں، ورنہ قرآنِ مجید میں ان کی اَور بہت سی دُعاؤں کا بھی ذکر آتا ہے جنہیں طوالت کے خوف سے ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ ان سب دُعاؤں پر یکجائی نظر ڈالنے سے دُعاؤں کے آداب اور ان کی قبولیت کے شرائط کے متعلق بہت تفصیلی علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ اپنی جگہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ فی الوقت ہم اِس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی دُعاؤں اور ان کی قبولیت کا قرآنِ مجید میں کثرت کیساتھ ذکر اِس لئے فرمایا ہے تاہم پر دُعا کی اہمیت واضح ہو اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِتباع میں دن اور رات کے ہر ہر لمحہ میں دُعاؤں میں مصروف رہنا اپنی عادت بنائیں تاکہ ہمیشہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت حاصل رہے اور ہم پیش آنے والے ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ لندن سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اولاد اللہ تعالیٰ سے پیار کرنیوالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عاشق اور قرآن کریم کو حصولِ عزت کا ذریعہ سمجھنے والی ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے گذشتہ سے پیوستہ سال مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر ۲۰ جون ۷۰ء کو لندن میں لجنہ اماء اللہ سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دورۂ مغربی افریقہ کے تاثرات

اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل معمور ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی طاقت اور اس کے تصرف اور اس کے پیار اور اس کی پیشگوئیوں کے پورے ہونے کے جلوے افریقہ کے جنگلوں میں جو ہم نے دیکھے اس کے نتیجہ میں نہ صرف جسم کا ذرہ ذرہ بلکہ روح کی تمام وسعتیں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے لبریز ہیں۔

جو چیز وہاں نظر آئی اس کے نتیجہ میں آپ بہنوں کے لئے بھی کچھ سوچنے کے، غور اور تدبر کرنے کے سامان ہیں۔ وہ لوگ باوجود اس قدر دور ہونے کے احمدیت کی محبت سے لبریز ہیں۔ وہ دیوانوں کی طرح احمدیت کے عاشق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس لئے پیار کرتے ہیں اور بےحد پیار کرتے ہیں کہ آپ کے ذریعہ ان لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اس محبت کے نتیجہ میں نہ صرف اپنے اخلاص میں بلکہ اپنے علم اور اپنے عمل میں دن بدن بہت ترقی کر رہے ہیں اور انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے۔ یہ بات ان پر واضح ہو گئی ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرمایا ہے ایک ہی راستہ صراطِ مستقیم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس وقت میں انسان دو راستوں پر گامزن ہے۔ ایک راہ تو وہ ہے جو انسان کو ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے جس راہ پر یورپ، امریکہ، روس اور جزائر کے رہنے والے اور انگلستان کے باشندے بھی بہ اکثر چل رہے ہیں۔ اور ایک وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے تھوڑے ہیں۔ مگر یہ ہی خوش قسمت ہیں اور وہ راہ مستقیم راہ ہے اور وہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا قدم صراطِ مستقیم پر ہی رہے، بھٹکیں نہ وہ۔ اللہ تعالیٰ سے دور نہ ہو جائیں اس کی ناراضگی مول لینے والے نہ ہوں اور وہ جانتے ہیں، اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ایک شخص ان دو راہوں پر ایک ہی وقت میں گامزن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کی جہتیں مختلف اطراف کو ہیں۔ ایک راستہ جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور دوسری راہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی رفعتوں تک پہنچانے والی ہے اور ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ اور ان کی اولادیں، ان کے لڑکے اور ان کی لڑکیاں، ان کا ماحول جو ہے وہ اس صداقت کو پہچانے اور اس صراط مستقیم کو ترجیح دے اور اسی کو اپنے لئے چنے۔ اور اسی پر چل کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرے وہ ان راہوں سے نفرت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی اور ہلاکت تک پہنچانے والی ہیں اور وہ تو یہ اسے سمجھ گئی ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے راستہ پر بھی چل رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والے راستہ پر بھی اُسی وقت چل رہا ہو۔ جس طرح یہ عقلاً ناممکن ہے اسی طرح زندگی کا مشاہدہ بھی اس بات کی تردید کر رہا ہے۔

سو ہمارے لئے سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اگر اس حقیقت کو جسے ان لوگوں نے پہچان لیا ہے، ہم نے نہ پہچانا تو ہم اس راہ پر ہی چلیں گے جو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے۔ کیونکہ دو راہیں ایک وقت میں اختیار نہیں کی جا سکتیں۔

اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم سے پہلے اس بنیادی حقیقت کو بیان کیا ہے جس کے نتیجہ میں انسان صراطِ مستقیم پر چلتا ہے اور وہ اسی آیت میں ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہیئے۔

عبادت کا صحیح مفہوم

عبادت کے معنی ہیں معبودِ حقیقی کا رنگ اپنی زندگی پر چڑھانا اور اس کی صفات کو اپنانا۔ اپنا سب کچھ قربان کر کے اس سے سب کچھ حاصل کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ روحانی رفعتیں غیر محدود ہیں اس لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے بعد یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول کر بھی لیا تو بھی ہم آخری رفعتوں تک انتہائی بلندیوں پر نہیں پہنچ سکیں گے اس لئے انسان پھر مجبور ہو کر اُسی کی طرف رجوع کرتا اور اس کے حضور حاضر ہو کر التجا کرتا ہے کہ ہمیں جو طاقتیں اس وقت تو نے عطا کی تھیں ان کے ذریعہ ہم نے تیری محبت کے حصول کے لئے کوشش کی۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ بے شمار بلندیاں ابھی ایسی ہیں کہ اپنی موجودہ طاقتوں کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں ہم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہم تیرے پاس آئے ہیں نصرت اور مدد کے طالب ہو کر کہ تو ہمیں اور طاقت دے تاکہ اس مزید طاقت کو، اس مزید عطا کو بھی ہم تیری راہ میں خرچ کریں اور تیری محبت کو پہلے سے زیادہ پائیں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں یہ مسئلہ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ جس طرح عبادت کا حق سوائے اللہ کی ذات کے کسی کو نہیں اسی طرح اور کوئی وجود دنیا میں نہیں جو ہماری ضرورت کو پورا کر سکے۔ اور جس کے پاس ہم جا کر کہیں کہ ہمیں کچھ دو تاکہ ہم صحیح نشوونما اپنی قوت اور استعداد کی کر سکیں۔ صرف اللہ کی ذات ہے جو منبع اور سرچشمہ ہے ہر طاقت کا۔ اور جو سرچشمہ ہے ہر عزت کا۔ جو سرچشمہ ہے ہر نور کا، اور جو سرچشمہ ہے ہر خیر کا۔ اس کے علاوہ کسی اور منبع سے کسی اور وجود کے ذریعے ہم نہ کوئی طاقت پا سکتے ہیں اور نہ کوئی نور حاصل کر سکتے ہیں اندھیروں میں بھٹک تو سکتے ہیں لیکن نورانی فضاء میں سانس نہیں لے سکتے اور نہ حقیقی عزت ہم حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ بہنیں جو اس گندے ماحول میں اپنے حالات کی وجہ سے ہیں (اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی عطاء کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کے نتیجہ میں زندگی کے دن گزار رہے ہیں) ہم پر فرض عاید ہوتا ہے کہ ہم صراط مستقیم پر قائم رہیں اور ان لوگوں کی نقل کرنے کے نتیجہ میں صراط مستقیم کو چھوڑ کر بدراہوں کو اختیار نہ کریں۔ اور یہ کوشش کریں کہ ہماری اولاد بھی اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عاشق اور قرآن کریم کو ہر عزت کے حصول کا ذریعہ سمجھنے والی ہو۔

قرآن کریم سے محبت اور عملی تعلق

قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ اس دورہ میں جہاں میں نے اپنے بھائیوں کو قرآن کریم کی عظمت کے متعلق بتایا۔ وہاں میں نے عیسائی پادریوں تک کو بھی بہت سی ایسی باتیں بتائیں کہ ان کے نتیجہ میں ان کے سر کو خدا تعالیٰ کی عظمت اور قرآن کریم کی شان کے سامنے جھکتے ہوئے میں نے دیکھا۔ تو جو عظیم کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے جس کی چند جھلکیاں دوسروں کی گردنوں کو جھکانے کے لئے کافی ہوں اس کی عظمت کو اگر ہم بھول جائیں۔ اگر ہم اس سے پیار کرنا چھوڑ دیں۔ اگر ہمارا تعلق اس سے صرف زبانی تعلق ہو، عملی تعلق نہ ہو تو ہمارے جیسا بدقسمت انسان دنیا میں کوئی نہیں ہو گا۔ پس اپنے اس مقام کو پہچانیے اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا فضل کیا ہے کہ آپ بیعت کے ذریعے یا پیدائش کے ذریعے احمدی گھرانوں میں پیدا ہوئیں یا شامل ہو گئیں اور اس کے نتیجہ میں ان تمام بشارتوں کی وارث بننے کے قابل ہو گئیں جو عظیم بشارتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت کو ملیں۔ ان کو حاصل کرنا آپ کی جدوجہد اور کوشش پر منحصر ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعرِ احمدیت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

حصولِ سعادت کے لحاظ سے خوش بختی کی ایک درخشندہ مثال

مسعود احمد دہلوی

(۴)

تقریب میں خاکسار نے جملہ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا:-

ہم جملہ کارکنان دفتر الفضل کی طرف سے آج کی یہ تقریب اس لئے منعقد کی گئی ہے کہ ہم اپنے نہایت درجہ واجب الاحترام اور بزرگ صحافی اور نامور شاعر و ادیب محترم جناب شیخ روشن دین تنویر کی خدمت میں آپ کی قریباً پچیس سالہ خدمات کے بعد ایڈیٹر الفضل کے عہدہ سے سبکدوشی پر اپنے جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کر سکیں اور آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

محترم تنویر صاحب کی خوش بختی اور خوش نصیبی اس لحاظ سے قابل رشک ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آرگن روزنامہ "الفضل" کی ادارت کی ذمہ داریاں مسلسل پچیس سال تک نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی اور نیک نامی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ ۱۹۰۰ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے گو آپ دیر سے آئے لیکن بتوفیق الٰہی قریباً ربع صدی تک سلسلہ کی گراں بہا خدمات بجا لا کر بہتوں سے سبقت لے گئے۔

اس سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء
واللّٰه ذو الفضل العظيم

آپ نے اس تمام عرصہ میں اپنے زورِ قلم، وسیع علم، مطالعہ اور تجربہ کی بدولت سلسلہ کی جو نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گی اور آپ کے مسحور کن اداریئے اور احمدیت کے عشق میں ڈوبے ہوئے حسین و جمیل منظوم افکار آپ کی یاد کو کبھی محو نہ ہونے دیں گے اور ہم ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی جب آپ کے ان اچھوتے مضامین اور پاکیزہ نظموں سے مستفیض ہوں گی تو وہ بھی آپ کی خوش بختی پر رشک کا اظہار کئے اور آپ کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کئے بغیر نہ رہ سکیں گی۔

دفتر الفضل کے کارکنان تو چونکہ ایک لمبا عرصہ تک آپ کے اوصاف کریمانہ سے براہِ راست مستفیض ہوتے رہے ہیں اس لئے ان کے واسطے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ کبھی آپ کی یاد کو بھلا سکیں۔ ماتحتوں کے ساتھ آپ کا حسنِ سلوک، قدم قدم پر پدرانہ شفقت کا مسلسل اظہار اور ہر ایک کی بھلائی اور حوصلہ افزائی کا شعار ایسی چیزیں نہیں ہیں جنہیں بھلایا یا فراموش کیا جا سکے۔

آج ہم بڑے ہی مغموم دل کے ساتھ اپنے واجب الاحترام اور ماں باپ کی طرح شفیق بزرگ افسر جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر کو صمیم قلب سے الوداع کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کی خدمات جلیلہ کا آپ کو بہترین اجر دے اور صحت و عافیت، خوشحالی و فارغ البالی کے ساتھ آپکو کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔

ہم تنویر صاحب سے بھی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازتے رہیں کہ ہمیں بھی بے لوث خدمت کی توفیق ملے اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی جناب میں سرخرو ہوں۔

(ہم ہیں جملہ کارکنان دفتر روزنامہ الفضل)

جب محترم تنویر صاحب ایڈریس کے جواب میں تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو آپ کے چہرہ پر افسردگی چھائی ہوئی تھی جو دل کی کیفیت کو آشکار کئے دے رہی تھی آپ نے فرمایا میرے عزیزوں نے ابھی جن جذبات کا اظہار کیا ہے اُن کی میرے دل میں بہت قدر ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے اتنا طویل عرصہ خدمت کی توفیق عطا کی۔ اس میں میری کوئی خوبی نہیں اور نہ میں اپنے میں کوئی خوبی پاتا ہوں۔ یہ تو میرے مولیٰ کا فضل اور احسان ہے جس نے مجھ ناچیز کو خدمت کی سعادت بخشی اور کچھ نہ ہونے کے باوجود کام کی توفیق سے نوازا۔ جہاں تک اُس ایڈریس کا تعلق ہے جو ابھی میرے عزیز نے پڑھا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں حتیٰ کہ اِس وقت میں اپنے جذبات کے اظہار پر بھی قادر نہیں ہوں۔ جو کچھ انہوں نے کہا ہے میں اُسے کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ جن الفاظ میں کہا ہے ان کی بھی میرے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہے اس لئے کہ الفاظ دھوکہ بھی دے سکتے ہیں۔ الفاظ کی جادوگری اور عبارت کی رنگینی کا سہارا لیکر تصنع اور بناوٹ کے رنگ میں حقیقت سے مختلف تاثر پیدا کر دکھانا چنداں مشکل نہیں ہوتا۔ عین ممکن ہے کہ الفاظ جس تاثر اور کیفیت کے حامل ہوں دل کے جذبات اور تاثرات ... مختلف ہوں۔ اس لحاظ سے الفاظ کا تانا بانا اک غلط تاثر پیدا کر دکھانے کا بہانہ بھی ہو سکتا ہے البتہ میں جس چیز سے بہت متاثر ہوا ہوں اور جس کی میرے دل میں بہت قدر ہے اس کا ان الفاظ و عبارت اور خیالات سے کوئی تعلق نہیں ہے جو ابھی میرے اس عزیز نے بیان کئے۔ مجھ پر اثر ہوا ہے اس جذبہ کا اُس پُر درد و پُرسوز انداز کا جس میں انہوں نے یہ ایڈریس پڑھ کر سنایا ہے انسانی مصنوعی الفاظ اور بناوٹی عبارت آرائی کا تانا بانا آسانی سے بن سکتا ہے لیکن دل کی گہرائی سے ابھرنے والا جذبہ کا درد و سوز میں ڈوبا ہوا انداز اور دلی جذبات کی آئینہ دار ناقابل بیان کیفیت کا بے ساختہ اظہار ہرگز مصنوعی نہیں ہو سکتا۔ میرے اس عزیز نے جس بے لوث جذبہ کے ماتحت جس پُر درد انداز میں یہ ایڈریس پڑھا ہے اُس نے میرے دل کی کیفیت کو بدل کر رکھدیا ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ طویل رفاقت کے بعد جدائی کے احساس میں اتنی شدت پیدا کر دی ہے کہ میرے لئے اس وقت اپنے جذبات کا اظہار بھی ممکن نہیں رہا۔ میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میرا دل رو رہا ہے اتنا کہہ کر محترم تنویر صاحب کی آواز بھرا گئی اور رقت کا عالم طاری ہو گیا اس کے بعد آپ کوشش کے باوجود ایک لفظ بھی زبان سے ادا نہ کر سکے اور آنکھوں سے ٹپکنے کے لئے بے چین آنسوؤں کو پینے کی کوشش میں مزید کچھ کہے بغیر بیٹھ گئے ایک عجیب درد انگیز منظر تھا جس کے زیر اثر سب کے چہروں پر اداسی چھا گئی۔

تقریب کے اختتام پر جب محترم تنویر صاحب سب سے باری باری ہاتھ ملانے کے بعد تشریف لے جانے لگے تو مجھے بہت محبت بھرے انداز میں دیکھتے اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آج تم نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

ایک خواب اور پُرکیف ملاقات

اس کے بعد کام کی زیادتی اور ادارت کی نئی ذمہ داری کے زیر اثر ضرورت سے زیادہ مصروفیت کے باعث میں خاصے طویل عرصہ تک محترم تنویر صاحب کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ انہی دنوں میں خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ میں اُس راستہ پر سے گزر رہا ہوں جس پر محترم تنویر صاحب کا مکان واقع ہے جب میں تنویر صاحب کے مکان کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تنویر صاحب اپنے مکان کے آگے کھڑے ہیں اور ساتھ ہی ایک کرسی پر ان کے داماد مکرم محمد احمد صاحب حامی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آگے بڑھ کر محترم تنویر صاحب کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں آپ مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے میرے متعلق بعض تعریفی کلمات کہتے ہیں اور یکدم مجھے گلے لگا کر میرے دائیں کندھے پر بوسہ دیتے ہیں۔

جس رات میں نے یہ خواب دیکھا اس سے اگلے روز میں محترم تنویر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھ سے مل کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ باتوں ہی باتوں میں ایک شعر سنایا (جو مجھے یاد نہیں رہا) اُس میں دلی اخلاص کی ظاہری علامت کے طور پر بوسہ کا ذکر آتا تھا۔ یہ سُن کر مجھے خواب یاد آ گیا چنانچہ میں نے اپنا خواب بیان کیا۔ خواب سن کر بہت خوش ہوئے۔ خواب دو تین بار سنا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک ایک لفظ پر غور کر رہے ہیں۔ پھر فرمانے لگے شروع میں تو الفضل سے فراغت کا طبیعت پر کچھ اثر تھا لیکن جلدی ہی دل میں ایک خیال آیا اور اس خیال کے آتے ہی دل پکار اٹھا کہ "تو ریٹائر نہیں ہوا" خیال یہ آیا کہ جب تک مسعود اور خورشید الفضل میں ہیں میرا دفتر الفضل سے تعلق قائم ہے اور قائم رہے گا اور مسعود جب ایڈیٹر ہے تو گویا میں ہی ایڈیٹر ہوں اس لئے میں ریٹائر نہیں ہوا ہاں مسعود اور خورشید کے علاوہ کوئی اور شخص اس کرسی پر ہوتا تو میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوتا کہ میں ریٹائر ہو چکا ہوں نیز فرمایا اب میں پہلے سے بھی زیادہ باقاعدگی اور زیادہ توجہ سے الفضل پڑھتا ہوں۔ میں اس تعلق خاطر پر بہت مسرور ہوا اور کافی دیر تک باتیں کرنے کے بعد اس خاص ملاقات کی کبھی محو نہ ہونیوالی یاد لے کر واپس لوٹا۔

اس کے بعد بھی میں گاہے گاہے حاضر خدمت ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کرتا رہا ہر بار خاص اہتمام سے چائے بنواتے اور جب جانے لگتا تو بہ اصرار فرماتے آتے رہا کرو تمہارے آنے سے دل بہل جاتا ہے آخری بار وفات سے ایک روز قبل ہسپتال میں ملاقات ہوئی۔ پلنگ پہ اٹھکر بیٹھے ہوئے تھے چہرہ پر ضعف کے آثار نمایاں تھے اور بات کرتے وقت سانس کسی قدر کھینچ کر آتا تھا۔ بار بار یہی فرماتے رہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہوں ہسپتال میں آکر طبیعت سنبھل گئی ہے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد میں اجازت لینے اور ہاتھ ملانے کے بعد واپس چلا آیا۔ اُس شفیق اور سراپا محبت وجود کے ہاتھوں کی لمس آج بھی محسوس ہو رہی ہے اور آخر دم تک محسوس ہوتی رہے گی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم تنویر صاحب کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ جس طرح اس بندہ حق پرست کا قلم حق کی حمایت میں عمر بھر چلتا اور رواں رہا اسی طرح کلکِ قدرت سے جنت الفردوس میں اس کے درجات بلند سے بلند تر ہونے اور بڑھتے جانے کا فیصلہ نکلتا اور صادر ہوتا رہے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۵)

مسل نمبر ۲۰۶۹۰

میں نسیمہ بیگم زوجہ محمد الیاس صاحب چغتائی قوم پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن منگلا ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نسیمہ بیگم اہلیہ محمد الیاس چغتائی c/o منگلا کالونی۔ ضلع جہلم

گواہ شد: ظہور الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منگلا کالونی ضلع جہلم

گواہ شد: محمد الیاس چغتائی c/o منگلا کالونی ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۰۶۹۱

میں خورشید بیگم بیوہ شیخ عبد الحق صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن بدھوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو مرحوم خاوند سے وصول کر لیا تھا (۲) زیور طلائی وزنی سات تولے پانچ ماشے مالیت -/۱۲۸۰ روپے
(۳) نقد رقم۔ دو ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: خورشید بیگم بیوہ شیخ عبد الحق صاحب مرحوم

گواہ شد: شمس الدین سیال۔ صدر جماعت احمدیہ بدھوالہ ضلع ملتان۔

گواہ شد: عبد المنان بھٹی ۶۷ سی۔ بدھوالہ ضلع ملتان

مسل نمبر ۲۰۶۹۲

میں عائشہ بی بی بیوہ محمد الدین صاحب شہید قوم نون پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ پانچصد (-/۵۰۰) روپے جو شہید خاوند صاحب کے ذمہ تھا اور میرے لڑکے نے اس کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بی بی بیوہ محمد الدین صاحب شہید کوٹلی آزاد کشمیر۔ بذریعہ ناصر احمد سعود کریانہ اینڈ جنرل مرچنٹ۔ احمدیہ کارنر۔

گواہ شد: ناصر احمد سعود ولد محمد الدین صاحب شہید ساکن کوٹلی ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر۔

گواہ شد: علم الدین نائب امیر جماعت احمدیہ کوٹلی۔

مسل نمبر ۲۰۶۹۳

میں بالی بی زوجہ الف دین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن چارکوٹ حال میرپور رابھڑکا آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: بالی بی زوجہ الف دین بذریعہ ماسٹر عبد الرزاق صاحب مدرس میونسپل سکول میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد: نذیر اسلام ولد محمد حسین صاحب سکنہ ناڑ تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

گواہ شد: عبد الحق خادم ولد الف دین صاحب صدر جماعت احمدیہ رابھڑکا میرپور آزاد کشمیر

مسل نمبر ۲۰۶۹۴

میں محمد الیاس چغتائی ابن حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور حال منگلا ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) مکان واقع بیرون دہلی دروازہ لاہور مالیتی پینتالیس ہزار روپے جس میں میرا حصہ ۱/۱۵ ہے میرے حصہ کی قیمت چار ہزار پانچ سو روپے ہے۔ (۲) سکنی پلاٹ دس مرلہ دار النصر ربوہ مالیتی دو ہزار روپے جس میں میرا حصہ ۱/۶ ہے میرے حصہ کی قیمت بارہ صد بنتا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد الیاس چغتائی ابن حکیم محمد حسین مرحوم علیگ حال وارد c/o منگلا کالونی۔ ضلع جہلم

گواہ شد: ظہور الدین احمد سیکرٹری مال ولد میاں فضل الٰہی صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۶۵۹۹ روڈ ۳/۶ منگلا کالونی۔ ضلع جہلم

گواہ شد: رفیع ولد میاں میراں بخش صاحب۔ زعیم انصار اللہ منگلا کالونی ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۰۶۹۵

میں چراغ دین ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) زرعی زمین پونے چار کلے ۳/۴ ۳ ایکڑ مالیتی -/۱۸۷۵۰ روپے
(۲) ایک مکان کچا مالیتی -/۱۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس زمین سے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چراغ دین ولد غلام محمد صاحب معرفت صلاح الدین ۶۵۲/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ شریف احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد: عبد الکریم بقلم خود چک ۹۶/ب تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور۔

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"مومن کے اندر ہمیشہ جوانی والی قوت عملیہ پائی جانی چاہیئے۔ بوڑھا ہونے کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ انسان ناکارہ ہو جائے۔ اور کام کرنے سے اسے چھٹی مل جائے ... مومن بڑھاپے میں قوت عمل کے لحاظ سے جوان ہوتا ہے"

انصار بھائیوں کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے انصار اللہ کو مکلف فرمایا ہوا ہے لہذا انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر جوانوں جیسی قوت عملیہ پیدا کریں اور اپنی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرا پوتا احمد داؤد بعمر ۲ ماہ مورخہ ۹/۲ کو بعارضہ نمونیہ فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بچہ عزیز محمد الیاس عارف بی اے واہ کینٹ کا اکلوتا لڑکا تھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد چھور چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر
الفضل
ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ جہاں ریزرو فنڈ

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کیجئے

دُنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبہ اسلام کے حصول کے لئے جو مساعی شروع کر رکھی ہیں اور جن میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کو خاص اہمیت حاصل ہے اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ان مساعی کو تیز سے تیز تر کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے۔ جو ان کو حاصل ہُوا۔ دنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں، تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے۔ کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟"

(ملفوظات جلد اول صـ۷٦)

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۷۲ء بروز جمعہ مکرم کیپٹن طاہر احمد صاحب منہاس ابن مکرم نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم کی تقریب شادی لاہور میں عمل میں آئی۔ طاہر احمد صاحب منہاس مکرم چودھری بشیر احمد صاحب حقانی مرحوم کے پوتے ہیں۔ ان کا نکاح اسی روز محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر محترمہ راشدہ رحمانی صاحبہ بنت محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم و مغفور سے پڑھا تھا۔ تقریب شادی میں جماعت احمدیہ لاہور کے احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین بھی شامل ہوئے۔

اگلے روز ۱۲ فروری کو دولہا کی والدہ محترمہ صالحہ منہاس صاحبہ نے اپنے مکان ٦۹ ڈی گلبرگ لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

گیمبیا سے ایک احمدی ڈاکٹر کا خط

ہمارے میڈیکل سینٹر کی کامیابی معجزہ سے کم نہیں ہے

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت مغربی افریقہ میں خدمت خلق کا کام کرنے والے ہمارے احمدی ڈاکٹر صاحبان اس کی تائید سے کامیابی کے ساتھ اپنے فریضہ کو انجام دے رہے ہیں اور ان کے میڈیکل سنٹرز کو بڑی شہرت نصیب ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب ایم بی بی ایس جو گیمبیا کے سپیشلسٹ سنٹر میں ٹی بی جیسی موذی مرض کے خلاف مہم چلا رہے ہیں کے ایک خط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے امید ہے احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور کی دعاؤں کے طفیل سنٹر کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ایک چھوٹے سے شہر میں جس میں چار پرائیویٹ ڈاکٹر اور ایک سرکاری ہسپتال پہلے سے موجود ہیں ہمارے سنٹر کی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہیں بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ سرکاری ہسپتال کے ڈسپنسر وغیرہ اپنے ذاتی مریضوں کو خود ہی ہمارے پاس علاج کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ پچھلے دو ہفتوں میں ایک ڈسپنسر چھ سات مریض میرے پاس بھیج چکا ہے حالانکہ وہ خود جس ڈاکٹر کے ماتحت ہے وہ میڈیکل سپیشلسٹ ہے اور M.R.C.P. کی ڈگری رکھتا ہے۔ اکثر مریض ایک یا دو Visits کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ اب آئندہ کے لئے آپ ہی میرے ڈاکٹر ہیں۔ مجھے جس مریض کا بھی علم ہوا کرے گا میں اسے آپ کے پاس ہی بھیج دیا کروں گا۔"

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہد ڈاکٹروں کو خدمت خلق کی بڑھ چڑھ کر توفیق دے اور اس مبارک سکیم کو محض اپنے فضل سے جلد پروان چڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ کو گرنے کے باعث دائیں جانب شدید چوٹیں آئی ہیں ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ ایک پسلی ٹوٹ گئی ہے پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن درد بہت شدید ہے احباب کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رفیق احمد سعید مربی کوہاٹ۔ حال ربوہ۔)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۲۲ فروری۔ حکومت پاکستان کو ایک دوست ملک کے توسط سے یہ اشارہ ملا ہے کہ بھارتی حکومت بغیر کسی شرط کے دو طرفہ بنیاد پر پاکستان کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی یہ بات چیت شروع ہو جائے گی۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر بھارت برصغیر میں واقعی امن و امان قائم رکھنا چاہتا ہے تو اسے پرخلوص طور پر حق و انصاف کی بنیاد پر پاکستان سے بات چیت کرنی چاہیئے۔

اسلام آباد ۲۲ فروری۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد بھارت اور پاکستان کے زخمی قیدیوں کا تبادلہ عمل میں لایا جا رہا ہے بھارت ۱۲۰ پاکستانی زخمی فوجی پاکستان کے حوالے کرے گا جب کہ قریباً اتنے ہی زخمی پاکستان بھارت کے حوالے کرے گا معلوم ہُوا ہے کہ جنگی زخمی قیدیوں کا یہ تبادلہ آئندہ جمعرات کو ریڈ کراس کے طیاروں میں عمل میں لایا جائے گا۔

پیکنگ ۲۲ فروری۔ آج امریکہ کے صدر نکسن نے چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی کے ساتھ اپنی بات چیت کا دوسرا دور مکمل کر لیا دوسری ملاقات عظیم عوامی ہال میں ہوئی اور چار گھنٹے تک جاری رہی۔

جدہ ۲۲ فروری۔ خلیج فارس کی ریاست قطر کے نائب حکمران اور وزیر اعظم نے ریاست کے امیر اور حکمران کا عہدہ خود سنبھال لیا ہے۔ اور فوج کی تنخواہوں میں بیس فیصد اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ قطر کے معزول حکمران ان دنوں ایران میں سیر و سیاحت کے لئے گئے ہوئے ہیں

عدن ۲۲ فروری۔ مغربی جرمنی کا جو ہوائی جہاز دہلی سے فرانکفورٹ جاتے ہوئے اغوا کر لیا گیا تھا اسے عدن میں اتار لیا گیا ہے۔ اغوا کرنے والے تین اشخاص اس سلسلے میں جنوبی یمن کے حکام سے بات چیت کر رہے ہیں۔ جہاز میں سوار ۵۰ خواتین کو اترنے کی اجازت دے دی گئی ہے جبکہ ۱۲۷ مرد افراد تا حال جہاز میں ہی ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اغوا کرنے والے اشخاص کون ہیں اور کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

لاہور ۲۲ فروری۔ سندھ کے سیاسی مشیر جناب محمود علی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جنیوا کنونشن کی رو سے بھارت جنگی قیدیوں کی فوری واپسی کا پابند ہے اس سلسلے میں سفارتی سطح پر بھرپور کوشش کی جا رہی ہے

خوشی کی تقاریب پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)